ذوالکفل بخاری — خورشیدِ جہاں تاب

خورشیدؔ بیگ میلسوی

اسلاف کی قدروں کا نگہدار تھا ذوالکفل
اسلام کی عزت کا پرستار تھا ذوالکفل

نفرت تھی اُسے کذب بیانی سے ہمیشہ
حرفوں کی صداقت کا علمدار تھا ذوالکفل

تخصیص نہ تھی اپنے پرائے کی جہاں
ہر شخص کا دلدار تھا، غم خوار تھا ذوالکفل

خورشیدِ جہاں تاب تھا وہ علم و عمل کا
ظلمت سے سدا برسرِ پیکار تھا ذوالکفل

احباب کی محفل ہو یا اربابِ سخن کی
ہر بزم میں لاریب ضیا بار تھا ذوالکفل

ہر شعر میری بات کی تائید کرے گا
بے مثل میرے عہد کا فنکار تھا ذوالکفل

ناقدریِ اقدار پہ وہ نوحہ بلب تھا
انسان کی عظمت کا طلبگار تھا ذوالکفل

اس بات سے انکار کسی کو نہیں ممکن
کہتے ہیں سبھی صاحبِ کردار تھا ذوالکفل

ناواقفِ احوال نہ تھا بزمِ جہاں سے
بیدار تھا، بیدار تھا، بیدار تھا ذوالکفل

ہر وقت اسے ذکرِ الٰہی سے شغف تھا
دنیا کی خرافات سے بیزار تھا ذوالکفل

خورشیدؔ اُسے کیسے بھلائے گا زمانہ
احباب کا اک یارِ طرحدار تھا ذوالکفل